SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, April 21, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at thirty minutes past six in the evening with Mr . Chairman (Mr .Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولقد جآء ال فرعون النذر O كذ بوا بأيتنا كلها فاخذنٰهم اخذ عزيز مقتدر O اكفاركم خير من اولٰئكم ام لكم برآ ة فى الزبر O ام يقولون نحن جميع منتصر O سيهزم الجمع و يولون الدبر O بل الساعة موعد هم والساعة ادهٰى وامر O

ترجمہ ۔ اور قوم فرعون کے پاس بھی ڈر سنانے والے آئے انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اس طرح پکڑ لیا جس طرح ایک قوی اور غالب شخص پکڑ لیتا ہے (اے اہل عرب) کیا تمہارے کافر ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی) کتابوں میں کوئی فارغ خطی لکھ دی گئی ہے ؟ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت بڑی مضبوط ہے ؟ عنقریب یہ جماعت شکست کھائیگی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگ جائینگے ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In exercise of powers conferred by Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the following shall be the Presiding Officers for this session of the Senate:

1. Senator Akram Zaki
2. Senator Khuda-i-Noor
3. Senator Engr. Iqbal Zafar Jhagra

FATEHA

جناب چیئرمین: ہمارے ایک سابقہ Senator صاحبزادہ محمد الیاس کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے فاتحہ کرلیں۔

(فاتحہ پڑھی گئی)۔

جناب چیئرمین: اکرم شاہ صاحب کے بیٹے کے لئے بھی فاتحہ پڑھ دیں۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین: جی جناب point of order فرما رہے تھے۔ کون بولے گا point of order پر؟

جی جناب جہانگیر بدر صاحب on a point of order.

جی Senator Ahmed Mian Soomro Sahib کے لئے فاتحہ ہو جائے جی۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین: یہ ہمارے اچھے ساتھی تھے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے، سومرو صاحب، صاحبزادہ الیاس صاحب اور آج بہت ہی افسوس ہوا ہے کہ اکرم شاہ صاحب کے جوان بیٹے بھی فوت ہو گئے۔ ان کا بہت ہی دکھ ہوا ہے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین!

(Interruption)

POINT OF ORDER Re: THE PRESS STATEMENT OF THE LAW MINISTER ON EHTESAB BENCH.

Mr. Chairman: Yes please Jehangir Badr Sahib.

جناب جہانگیر بدر - شکریہ جناب چیئرمین ! میں معزز ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا وقت مجھے دیا۔جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ آج کے اخبار" اوصاف" ، اسلام آباد کا جو روز نامہ ہے ، اس کی جانب مبذول کرواؤں گا - یہاں پر ایک statement ہے جو وزیر قانون اور انصاف ہیں اس ملک کے ، تشریف فرما ہیں ،ان کی جانب سے۔

(Interruption)

جناب جہانگیر بدر- انصاف کی definition ہے۔ آپ تو بہت بڑے ماہر قانون ہیں it should be seenتو یہ فیصلہ دیکھنے والوں نے کرنا ہے کہ نظر آ رہا ہے یا نہیں نظر آ رہا ہے۔ آپ کے کہنے سے بھی نظر نہیں آ سکتا، میرے کہنے سے بھی نظر نہیں آ سکتا - اس لئے اس پر بحث میرے خیال میں ہاؤس میں نہ کی جائے - وزیر قانون کی جناب چیئرمین ، statement یہاں پر پیش کرنے سے پہلے مجھے فیض صاحب کا شعر یاد آ گیا ہے۔یہ statement پر صادق آتا ہے ،

بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

جناب یہ فرماتے ہیں کہ Supreme Court سے بینظیر کی ضمانت کے امکانات بہت کم ہیں۔
خالد انور ، جناب والا ! اگر کوئی عام قانون دان ہوتے یا عام ماہر قانون ہوتے تو یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ یہ ان کی رائے ہے اور کسی بھی قانون دان کو اپنی رائے دینے کا حق ہے ، انہیں بھی ایک حق ہے لیکن اتفاق سے یہ ایک heavy mandate government کے وزیر قانون و انصاف ہیں - ان کی اس statement کو کن معنوں میں لیا جا سکتا ہے؟ کیا جناب والا یہ سپریم کورٹ کے لئے message ہے؟ یہ عوام الناس کے لئے کوئی message ہے کہ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر کل کو ایسا ہوا تو اپنے وزیر اعظم کو یہ بتا سکیں کہ یہ میں نے manoeuvre کیا ہے یا یہ کہہ سکیں کہ دیکھیں میں نے تو پہلے کہا تھا کہ امکانات بہت کم ہیں۔

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ عدلیہ پر ایک attack ہے ، یہ contempt of court ہے کہ

ابھی تک تو ایک اپیل قانون کے دروازے تک بھی نہیں پہنچی اور یہ اپنا verdict یہاں پر دے رہے ہیں پہلے سے اور یہ وزیر انصاف ہیں۔ یہ نہیں کہتے کہ ان کو انصاف ملے گا۔ یہ کہیں گے کہ صحیح انصاف ملے گا کچھ بھی کہیں لیکن یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ اس کے امکانات بہت کم ہیں۔ اس سے کیا مراد لی جا سکتی ہے جناب والا یا یہ کیا سپریم کورٹ پر اثر انداز ہونا چاہتے ہیں اپنے heavy mandate کے سر پر ۔ جناب یہ ہمارے جیسے ملکوں میں ، جیسے انڈیا ، پاکستان ہیں ، تیسری دنیا کے دوسرے ممالک ہیں یا خود امریکہ ہے۔ انگریزی قانون میں تو شاید اس کی مثال کہیں ملتی ہو کہ جج اپنے previous فیصلوں پر چلتے ہوں لیکن یہاں پر تو یہ تمام parliament مل کر بھی سپریم کورٹ پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

میں یہاں پر ایک case quote کروں گا۔ جناب چیئرمین! وزیر صاحب کو پتہ ہوگا، جب آلہ آباد ہائیکورٹ نے ان کے خلاف فیصلہ دیا تو وہاں کی پارلیمنٹ اس کے حق میں ایک دن میں آئین میں ترمیم لے آئی تھی لیکن سپریم کورٹ نے ایک تاریخی فیصلہ دیا تھا اور پارلیمنٹ کی آئینی ترمیم ختم کر دی تھی۔ جناب ! یہ ساری پارلیمنٹ مل کر کس طرح محترمہ بے نظیر کو کہہ سکتی ہے ۔ جو یہ کہیں یا جو ان کا وزیر قانون کہے ، جو کہ دوسری جانب اس ہیوی مینڈیٹ کا نمائندہ ہے ، جو یہ کہے وہ درست ہے اور وہی آگے ہی چلے گا۔ جناب ! یہ بہت زیادتی ہے ۔یہ rule of law کے خلاف ہے ۔ .this is above the law یہ قانون پر اثر انداز ہونے کا فیصلہ ہے ۔یہ contempt of court ہے۔یہ جو فیصلہ ہوا ہے اس پر تبصرہ کرتے۔اس کو ٹھیک یا غلط کہتے۔یہ ان کی اپنی رائے ہے۔ان کی مرضی جیسے کہیں لیکن محترمہ ابھی اپیل کے لئے سپریم کورٹ گئی ہی نہیں اور یہ وزیر انصاف ہونے کی حیثیت سے بار بار کہہ رہے ہیں کہ امکانات کم ہیں۔میں یہ بات اس مقدس ہاؤس میں آپ کے سامنے اس لئے لانا چاہ رہا ہوں کہ وہ وقت یاد کریں جب انہوں نے سپریم کورٹ پر اٹیک کیا تھا ۔ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔ابھی تک نہیں پتہ چلا کہ کیا ہوا ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو یہ کریں وہ ٹھیک ہے اور جو فیصلہ کسی طرح سے اپوزیشن کی طرف جائے تو یہ آنے والے وقت سے پہلے فیصلے کی پیشگوئی کریں جو کہ انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے .and I protest on it جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب محمد رفیق رجوانہ: پوائنٹ آف آرڈر۔۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ اس کا جواب لاءمنسٹر صاحب دے دیں ۔ ایک منٹ ، ایک منٹ ، باری باری۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, about the version of what I said and what has been read out, there is hardly any connection between the two. What I actually said was an answer to a question and the question was this; Is it possible for Mohtarma Benazir Bhutto to get bail without appearing before the court? This was the question. Is it possible for her to get bail although she does not surrender, although she does not appear before the court, although she violates the Court's verdict , is an absconder? Is it possible? Is it conceiveable? This is the question that was put to me and the answer that I gave was this; I said, "In the normal course, all courts including the Supreme Court, including the High Court expect that when someone applies for bail, that person should be physically present, that person should surrender before the court and say here I stand before you, I apply for bail and then the court, in its discretion, decides whether or not to grant bail.". This is the answer that I gave. This is the normal thing and then qualified it by saying that this is the Supreme Court of Pakistan. What is normal, what is usual, it is certainly followed but the Supreme Court also has an over- riding discretion and it is conceiveable, it is possible that they may say, that we grant bail although she is sitting in London . That is what I said, not what has been read out. But, it is an important "but", if the honourable Senator wants to take up this question that what is contempt of court, what ought to be contempt of court, how people should be punished to violate court orders, how people should be punished who abused the court, who denigrate the court, then let me read this out. This is "The NEWS" of 19th of April........

(مداخلت)

جناب چیئرمین - جی بالکل آپ کو موقع ملے گا ---- نہیں انہوں نے کہا تھا کہ contempt

He had said that he has کا مسئلہ ہے تو اس کا شاید کوئی جواب دینا چاہ رہے ہیں۔ of court committed

contempt. I think he wants to reply.

(مداخلت)

Mr. Chairman: He had said that the Law Minister has committed contempt by making the statement. I think he wants to respond to that.

So far he has only said in response to his question, he has only made some statement regarding bail and procedure etc..

اب وہ کہہ رہے ہیں جی کہ انہوں نے contempt کی بات کی تھی اس کا جواب دینا چاہ رہے ہیں۔ دیکھتے ہیں کیا کہتے ہیں۔

Mr. Khalid Anwar: I want to illustrate, I want to give an excellent illustration of what is implied in the concept of contempt of court. Sir, this is a news item appearing in the newspaper "The NEWS" dated 19th of April, 1999, Lahore. "Opposition Leader in the Senate, Aitzaz Ahsan has said, "The Ehtesab Bench's decision against Peoples Party's Chairperson Benazir Bhutto is murder of a trial, a part of rulers conspiracy to crush the dissenting voice in the country." Addressing a party workers rally taken out against disqualification of Benazir and her spouse on Sunday on Shalimar Link Road, Aitzaz said, "The decision has been announced without completing proceedings and recording evidence." He said, "The decision had not only caused great concern for the public but also for the legal fraternity which was turning it as a Government's preplanned move." He said , "The decision was nothing but a mockery of law to strengthen the fascist rule of Raiwind." He warned and some one says , yes , that is, he also had been guilty of contempt. He said, "He warned, if the murder of trial continued, it would impair the

federation." Aitzaz asked the workers to accelerate their struggle against the corrupt rulers as only they could protect the country from the Ittefaq family. I skip the next two paragraphs and say at the end, "the workers carrying placards and banners chanted slogans against the Government and the Ehtesab Bench and held Ehtesab Bench's decision politically motivated. Now, sir, this is contempt of court.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب آپ مکمل کر لیں۔

Mr. Jehangir Badar: Sir, with all respect to the Minister, Sir, counter accusation is not the answer of my query.

جناب counter accusation کا یہ مطلب نہیں کہ counter accusation کسی پر لگا کر اپنے آپ کو justify کریں۔ یہ وزیر انصاف اور قانون ہیں۔ ان کو انصاف اور قانون کے دائرے میں رہنا چاہئے۔ اگر کوئی دوسرا بندہ اس سے باہر ہو رہا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ-----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں وہ بھی وزیر قانون رہے ہیں، وزیر داخلہ رہے ہیں لیڈر آف دی اپوزیشن رہے ہیں۔

جناب جہانگیر بدر: ان کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ this is the discretion of the court یہ discretion of court کو کہنا چاہتے ہیں کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے امکانات ہی بہت کم ہیں۔ this is not contempt of court, the contempt of court is something else.

جناب چیئرمین: جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر - جناب والا! میرا point of order تو ایک بہت بڑے سانحے کے بارے میں ہے جس پر میں بعد میں آؤں گا لیکن پہلے میں محترم وزیر قانون نے جو نکتہ اٹھایا ہے اس کے اوپر کچھ میں اپنی رائے دینا ضروری اس لئے سمجھتا ہوں کہ احتساب کے نام پر قانون کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ 1996 میں جو احتساب کا قانون بنا تھا اس کو یک طرفہ طور پر انہوں نے تبدیل کیا۔ اس کو تبدیل کرنے کے بعد اس احتساب قانون میں احتساب کمشنر کی، چیف احتساب کمشنر کی بالا دستی کو ختم کیا گیا۔ ایک

سیاسی بونے کو اس کے اوپر ہاوی کر دیا۔ اس احتساب ایکٹ میں وہ تبدیلیاں کیں کہ جس سے حزب اقتدار کے نمائندوں کا احتسابی عمل 1990 کے پہلے کی بدکرداریوں، چوریوں اور لوٹ کے بارے میں کوئی نہ اٹھا سکے۔ اس احتساب ایکٹ میں وہ یک طرفہ ترامیم کی گئیں کہ جس میں حکومت کے کسی بھی شخص کے خلاف کوئی احتسابی عمل جاری نہ ہو سکے جب تک کہ ان کا سیاسی بونا اس کی حمایت نہ کرے۔

اس احتساب ایکٹ کے اندر تبدیلیاں کی گئیں کہ جن سے ان کے تمام تر من مانے مقاصد پورے ہوسکیں۔ مجھے افسوس ہے کہ محترم لا منسٹر ان احتسابی ترامیم کے خالق ہیں۔ یہ وہ پراگندہ ذہن رکھتے ہیں، یہ وہ غیرمنصفانہ سوچ رکھتے ہیں، یہ وہ آمرانہ جوش رکھتے ہیں، یہ وہ حق و انصاف کے خلاف ہمہ گیر ذہنیت کے خالق اعظم ہیں کہ انہوں نے اس طرح کی ترامیم کیسے کیں۔ اس طرح کی یک طرفہ ترامیم بناتے وقت سوچ لینا چاہیئے تھا کہ اقتدار کبھی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتا، آنی جانی چیز ہے۔ یہ احتسابی عمل پھر چلے گا وہ لاد چلے گا بنجارہ۔ یہیں پر روز حساب ہو گا۔ یہیں سے اٹھے گا شور محشر۔ یہیں پر روز حساب ہو گا۔ ایک ایک پائی کا ہم حساب لیں گے۔ کسی عدالت کے بارے میں ہم نے کچھ نہیں کہا۔ ہم عدلیہ کا احترام بھر پور طریقے سے کرتے ہیں۔ معزز لیڈر آف دی اپوزیشن کے خلاف جو الزامات لگائے گئے ہیں، آپ ایک طرح کے عمل کو تو دیکھیں۔ مجھے جو دکھ ہوا ہے۔ میرے صوبہ پنجاب کے خلاف جو سازش ہوئی ہے مجھے اس کا غم ہے۔ پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے صوبہ پنجاب، اور اس سے بھی زیادہ مجھے دکھ ہوا ہے کہ پاکستان کے دل میرے شہر لاہور کو بدنام کرنے کی ایک مکروہ سازش کی گئی ہے۔ مجھے اس کا غم ہے کہ ایک بڑے صوبے کو بدنام کر کے، میرے پاکستان کے دل کو بدنام کر کے یہ پاکستان کے استحکام کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ آج کے حکمران اپنی تنگ نظری میں، اپنی انتقامی کارروائیوں میں، اپنے بغض اور کینہ کی وجہ سے یہ سب کر رہے ہیں اور مجھے اس کا غم ہے۔ اس سانحہ کی جانب میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جس کا تعلق میرے ملک کے استحکام اور اس کے قائم و دائم رہنے سے ہے۔ کیوں میرے پنجاب کو بدنام کر رہے ہو۔ یہ ایک چند لوگوں کا ٹولہ ہے، جن کا تعلق نہ پنجاب سے ہے اور نہ لاہور سے ہے۔ کشمیری خاندان کے چند افراد پر مبنی خاندان رائیونڈ میں آ کر اپنے محل بنا کر بسیرا کر رہا ہے۔ میرے صوبہ پنجاب اور میرے لاہور ہائی کورٹ کی توہین ہو رہی ہے۔ جس پر میں احتجاج کرتا ہوں۔ لاہور ہائی کورٹ عظیم پاکستان کی پرانی ترین عدالت ہے۔ سب سے پرانی ہے پاکستان میں، اس کی توہین نہ کراؤ۔ لاہور ہائی کورٹ کی روایات، لاہور ہائی کورٹ کا مقام ہم سب کے لئے قابل احترام ہے لیکن جس انداز میں لاہور ہائی کورٹ کے چند ایک مخصوص لوگوں کی وجہ سے اس کی توہین ہو رہی ہے، میرے صوبہ پنجاب کی توہین ہو رہی ہے۔

پورے پاکستان کی تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اس توہین کے خلاف میں احتجاج کرتا ہوں ۔ میرے پنجاب کو بدنام کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ میرے ہائی کورٹ کو بدنام کیا جا رہا ہے ۔ ہم اس پر خاموش نہیں ہو سکتے ۔ کیا پیغام دیا ہے ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Although this matter is sensitive, I know feelings are high. But please my request would be that in talking about the judiciary, you must keep in mind the limitations imposed by the Constitution and the rules.

Syed Iqbal Haider : Not judiciary. I am talking about this law Minister.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں آپ لوگ تو احترام کرتے ہیں judiciary کا تو مہربانی کر کے ذرا احتیاط برتیں۔

سید اقبال حیدر : میں عدلیہ کی آزادی کی بات کر رہا ہوں، عدلیہ کے وقار کے تحفظ کی بات کر رہا ہوں۔ میں پاکستان کے استحکام کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔ آپ کو صبر کا دامن پکڑنا چاہیئے۔ تم پاکستان توڑ رہے ہو۔ تم یہ سمجھتے ہو کہ منزل پا رہے ہوں۔ مجھے یقین ہے تم منزل کھو رہے ہو۔ آپ اپنی باری پر بات کیجئے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ان کو بات کرنے دیں۔

I am sure being a lawyer we will not overstep the law. Yes please.

Syed Iqbal Haider: My grievance is that the prestige and the honour and independence of the Lahore High Court is being harmed by those forces who try to abuse the due process of law for political victimisation and for elimination of their opponents. This is my grievance. This is no accountability, by making their own law, by tailoring the law in accordance to their wishes, by making unilateral amendments in the law, by selective accountability. You are harming the integrity of the country. What message have you sent, what message have you conveyed to

the people of Pakistan? *"Khuda na khawasta"* I do not want people to believe this message. What is the message that they have conveyed? Unfortunately, as rightly pointed out by Mustafa Khar also, in his statement yesterday

کہ اگر پنجاب کا کوئی شخص چوری کرے تو وہ پرائم منسٹر بن جاتا ہے اور اگر کسی سندھ کے راہنما پر الزام ہو تو اسے پھانسی کا پھندا دیا جاتا ہے۔

(Voices: Shame , Shame)

سید اقبال حیدر۔ تم کیا پیغام دے رہے ہو، تم کیا کر رہے ہو اس ملک کے ساتھ، تمہیں پاکستان میں کوئی عدیہ نہیں ملی سوائے میرے لاہور ہائیکورٹ کو بدنام کرنے کے لئے۔ سندھ میں کوئی مقدمہ نہیں چل سکتا، پشاور میں کوئی مقدمہ نہیں چل سکتا۔ لاہور ہائیکورٹ کے 50 Judges ہیں کیا ان 50 Judges میں سے دو تین چار کے علاوہ تمہیں کوئی اور جج قابل اعتماد یا قابل احترام یا قابل integrity نہیں ملا جو کہ خاص مقدمہ چلائے۔ مخصوص ججوں کے ذریعے سے مقدمہ چلاتے ہو۔ تم ایسے جج کے ذریعہ سے مقدمہ چلاتے ہو کہ جس کا بھائی MNA ہو، تم ایسے جج کے ذریعہ سے مقدمہ چلاتے ہو کہ جس نے پہلے

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب conduct of Judges پر بات نہ کریں، باقی چیزوں پر بات کریں۔

سید اقبال حیدر۔ یہ interrupt نہ کریں تو میں بالکل اپنے موقف پر ہوں۔ میں conduct پر بات نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ کہہ رہے تھے کہ integrity کا نہیں ملا، indirectly saying کہ جو انہوں نے لیے ہیں وہ غلط ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ موجودہ وزیر اعظم اور majority of the وزراء اور وزیر قانون کا تعلق میرے صوبہ پنجاب سے ہے۔ انہوں نے یہ پیغام دیا ہے کہ پنجاب والے پنجاب کے کورٹ کے ذریعہ سے غیر پنجابیوں کو سولی پر ٹانگیں گے۔ ان کی یہ رسم میرے ملک کے استحکام کے خلاف ہے، یہ میرے ملک کی بقاء کے خلاف ہے۔ تم لوگوں نے ایک vote of no confidence دیا ہے among all the judiciary کہ تمہیں کسی پر اعتماد نہیں ہے سوائے چند ایک اپنے ان لوگوں کے کہ جن

کا بھائی تمہارا MNA ہے۔ سوائے ان دو چار نام نہاد کے تم نے پوری judiciary پر عدم اعتماد کیا ہے۔ جناب سندھ میں بھی ہائیکورٹ ہے۔ ہم نے سپریم کورٹ میں petition file کی کہ محترمہ کا تعلق سندھ سے ہے، محترمہ صوبہ سندھ سے منتخب ہوئی ہیں، ان کی رہائش گاہ سندھ میں ہے، ان کے خلاف سندھ ہائیکورٹ میں بھی مقدمات ہو سکتے ہیں، لیکن ہماری اس اپیل کی مخالفت کر کے حکومت سندھ نے عدلیہ پر عدم اعتماد کیا اور اس کا contempt کیا۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی درخواست کو سپریم کورٹ نے reject کیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب نہیں سپریم کورٹ نے اس حکومت کی موجودگی میں----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ کی application for transfer تھی جس میں سپریم کورٹ نے آپ کا کیس لاہور سے پنڈی transfer کیا تھا۔

So I would be grateful if you avoid......

سید اقبال حیدر۔ صحیح جناب، صحیح جناب لیکن سپریم کورٹ نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم اسی جج کو جو کہ پہلے سن رہا تھا اس کو آپ لاہور سے transfer کر کے پنڈی لے آؤ۔ وہ فیصلے کی روح کی خلاف ورزی تھی۔

Mr. Chairman: You could have again gone to the Supreme Court......

(Interruption)

Mr. Chairman: I will not allow, Masood Kausar sahib please. I will not allow criticism of the High Court, it is my responsibility to make it sure to you. Please, Mr. Masood Kausar you are a Lawyer, you must understand and don't shout. I don't get impressed by this shout. Sit down! I will not allow it, please sit down. If you don't sit down, I will adjourn the House. Please sit down. I will not allow it, sorry.

(Interruption)

Mr. Chairman: I have a responsibility, I will not allow, I cannot permit criticism on the High Court.

(Interruption)

Mr. Chairman: Please follow the Rules. I have a responsibility.....

(Interruption)

جناب چیئرمین۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ and I am saying that please follow the rules, I have a responsibility. جی آپ نے ختم کر لیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب! آپ نے ختم کر لیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب ابھی میں بول رہا ہوں۔ میں نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی ہے، میری بات مکمل ہونے دیں۔

(Interruption)

جناب چیئرمین۔ جی رجوانہ صاحب! کیا کہنا چاہ رہے ہیں آپ، فرمائیے۔

جناب محمد رفیق رجوانہ: جناب ابھی اقبال حیدر صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ اگر پنجاب میں فیصلہ کرنا ہے تو اس کیس کو سندھ میں transfer کیا جائے۔ انہوں نے سپریم کورٹ میں ایک درخواست دی ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Yes Mr. Rajwana.

Malik Muhammad Rafiq Rajwana: Thank you sir, there is no allegation against the judges. There is only.....

(Interruption)

جناب محمد رفیق رجوانہ: ریکارڈ کی بات ہے۔ جناب یہ کہتے ہیں پنجاب کا جج کیوں، سرحد کا جج کیوں نہیں۔ ان کی اپنی statement ہے، جج کے خلاف کوئی allegation نہیں ہے۔ جج کے خلاف

کوئی الزام نہیں ہے۔ ان کی اپنی petition میں صرف یہی کچھ ہے کہ اگر کوئی سرحد سے elected ہے تو پنجاب میں نہیں آسکتے۔ ہم پشاور نہیں جاسکتے۔ یہ کیس سندھ میں بھیجا جائے۔ مجھے موقع دیں میں یہ پڑھ کر سناتا ہوں it is very important point of law. This is constitutional petition No.35 of 1998. Mohtarma Benazir Bhutto, MNA, Leader of the Opposition, petition No.1, petition No. 2, Senator Asif Ali Zardari, petition under Article 186-A of the Constitution of Pakistan for the transfer of Ehtesab Reference No.30 جس میں ان کو سزا ملی ہے pending against the petitioners in the Lahore High Court to the Sindh High Court. Sir, point No.1 is that whether a person elected from a constituency from one province by virtue of becoming a Minister or a Prime Minister can be, or ought to be, tried by a court of another province? No.2. Whether the functioning of an elected member in whatever capacity at Islamabad would tantamount to making him a domicile of Islamabad for the purposes of trial? No.3. Would not the Government be understood to be vindicating its personal malice by coercing the accused to undertake air travels from Karachi to Lahore, Islamabad and back at the cost of huge expense of time and money?

اذان ہو رہی ہے جناب، اذان کے بعد میں شروع کروں گا۔

جناب چیئرمین: اذان ہو رہی ہے۔

(اس موقع پر مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب محمد رفیق رجوانہ: اذان کے بعد I will continue sir.

Mr.Chairman: The house is adjourned for Maghrib prayers.

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت چیئرمین جناب وسیم سجاد دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین: میں آپ سے اتنی ہی گزارش کروں گا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سمجھائیں کہ عدالت پر attack نہ کرنا rule کا حصہ ہے۔ آپ وکیل بھی ہیں، آپ تو ہمیشہ عدلیہ کا احترام کرتے ہیں، آپ تو ہمیشہ کہتے تھے کہ یہ نہیں کرتے ہیں۔ آج میں دیکھ رہا ہوں کہ I know you are on the right

track لیکن اس سے دوسرے بات کرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

سید اقبال حیدر: جناب والا! میں تو دیانتداری سے یہ چاہتا ہوں کہ کسی صورت سے یہ تاثر نہ جائے۔

جناب چیئرمین: پھر آپ کی اپیل بھی سپریم کورٹ میں جاتی ہے۔

سید اقبال حیدر: آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن میری دیانتداری سے یہ خواہش تھی کہ کہیں کوئی تاثر اس قسم کا نہ جائے کہ عدالت کے فیصلے کسی لحاظ سے بھی متنازعہ بنیں۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے تو سپریم کورٹ میں جائیں، وہاں اپیل پر بات کریں۔

Recall all these objections

سید اقبال حیدر: جناب یہ تمام تر تو وہاں پر ہو جائے گا، اسی لئے میں نے مذمت کی تھی کہ جب عدالت میں یہ کارروائی ہو رہی تھی، trial چل رہا تھا تو اشتہارات کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔ مجھے دکھ اور افسوس ہے کہ وہی Cotecna کے الزامات ہیں، مجھے یہی دکھ ہے کہ عدالت کے فیصلوں کا اشتہارات کے ذریعے سے پہلے سے ہی اعلان کر دیا گیا، جو عدالت کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا تھا، لیکن فیصلے اخبارات کی زینت بنتے رہے، جس سے عدالت کا وقار اور عدالت کے فیصلے اثر انداز ہوئے ہیں۔ میں اس کی مذمت کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح سے عدالت کی آزادی اور غیر جانبداری کا انہوں نے غلط تاثر دیا ہے۔ عدالت تو ہماری آخری آس اور امید ہوتی ہے۔ مجھے تو دکھ یہ ہے کاش کہ اس طرح کے سیاسی فیصلوں کا بوجھ صرف لاہور ہائی کورٹ پر نہ ڈالا کریں۔ اس طرح کے فیصلوں کا بوجھ اور صوبوں پر بھی ڈال دیا کریں، جس صوبے سے جس سیاستدان کا تعلق ہے، اسی صوبے میں اس کے خلاف trial ہونا چاہیئے تا کہ کسی قسم کا کوئی غلط تاثر نہ پہنچے۔ مجھے تشویش یہ ہے کہ اس سے چھوٹے صوبوں میں عدم تحفظ اور محرومی کے جذبات اور علیحدگی پسند عناصر کے عزائم کو تقویت پہنچتی ہے۔ میں اس لئے اس کی مذمت کر رہا ہوں۔

میں یہ چاہتا تھا کہ جو سندھ کے لوگ ہیں ان کے فیصلے سندھ کی عدالتوں میں ہوں تا کہ کسی قسم کا غلط تاثر پیدا نہ ہو اور جو عدالتوں میں ہو رہا ہے اس کے بارے میں اشتہارات کے ذریعے سے، عدالتوں کے فیصلے پہلے سے ہی اخبارات میں شائع نہ کئے جائیں۔ اس سے عدالتوں کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ میں تو ان عدالتوں کے وقار کو مجروح کرنے والوں کی مذمت کر رہا ہوں۔ وہ کون تھا وہ احتساب سیل والا، جس نے کہ عدالتوں کے وقار کو مجروح کیا۔ اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔ ان افراد کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے،

جنھوں نے عدالتوں کی کارروائی کو متنازعہ بنایا۔ وہ تمام عناصر، چاہے وہ عناصر وہ ہوں جن کی نشاندہی خالد انور صاحب نے اپنے بیان میں کی کہ اس طرح سے جج کے conduct کے بارے تیں بیانات کو پڑھنا بھی نہیں چاہیئے تھا لیکن کچھ اس طرح کے واقعات رونما ہوئے تھے، کچھ ایسے واقعات کھلی عدالت میں رونما ہوئے تھے جو کہ اخبارات میں چھپ چکے ہیں کہ جب trial شروع کیا گیا تو پنجاب میں شروع ہوا، میرے سندھ میں بھی ہائی کورٹ ہے، وہاں پر بھی ایک ریفرنس تھا، وہاں کیوں نہیں تم نے کر دیا؟ جب trial شروع ہوا تو جناب والا! نہیں نہیں، پلیز پلیز۔

جناب چیئرمین: رجوانہ صاحب پہلے یہ ختم کر لیں تو پھر آپ بات کر لیں۔ دیکھیں اگر آپ طریقے سے سنیں گے تو سب کی بات ہو گی، سنی بھی جائے گی۔ اس شور میں کسی کی بات کا پتہ بھی نہیں چلتا ہے کہ کون کیا کہہ رہا ہے؟ ٹھیک ہے اس کے بعد آپ بول لیں۔

سید اقبال حیدر: جناب جو نکات خالد انور صاحب نے اٹھائے ہیں، میں ان کے بارے میں کہتا ہوں کہ کاش کہ وہ باتیں نہیں ہوئی ہوتیں کہ جب trial شروع ہوا تو لاہور ہائی کورٹ میں کیوں شروع ہوا، سندھ میں ہوجاتا تو کوئی حرج نہیں تھا۔ وہاں کے جج قابل اعتبار نہیں یا ان کا کردار متنازعہ تھا؟ نہیں، قطعاً نہیں۔ ان کی بھی اتنی ہی integrity تھی، اتنی ہی فہم اور فراست تھی، اتنا ہی علم تھا، وہ بھی اتنے ہی آزاد تھے جتنے کہ میرے لاہور ہائی کورٹ کے اعلیٰ ترین جج صاحبان ہیں۔ اگر لاہور ہائی کورٹ میں ہی کیس چلنا تھا تو جب لاہور سے ٹرانسفر ہو کے پنڈی میں آیا تو کتنا اچھا ہوتا کہ یہ تاثر نہ ملتا کہ صرف ایک یا دو یا تین یا چار مخصوص حضرات ہی اس پر فیصلہ دیں گے۔

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب indirectly آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ججز متنازعہ تھے۔

سید اقبال حیدر: نہیں میں عدلیہ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں یہی کہہ رہا ہوں کہ احتیاط کریں کیونکہ Rules don't permit it جس framework میں ہم کام رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر: اچھا ٹھیک ہے میں اس پر نہیں جاتا۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جب آپ کی اپیل جائے گی سپریم کورٹ میں وہاں آپ یہ ساری باتیں کریں گے۔ آپ نے ایک شعر پڑھا تھا نا کہ کس کو وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں۔ وکیل کریں اعتراز

احسن کو اور جائیں سپریم کورٹ میں۔

سید اقبال حیدر : جی جی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ جناب دکھ اور افسوس وہاں ہوا کہ نہ مدعی نہ شہادت حساب پاک ہوا۔ مسئلہ اس بات پر ہے کہ نہ مدعی نہ شہادت حساب پاک ہوا۔ مجھے تو دکھ اس بات کا ہے کہ ہماری defence بھی نہیں، ہماری جو گزارش ہے جناب کہ احتساب کھل کر ہو، یک طرفہ نہ ہو۔ احتساب transparent ہو۔ چیف احتساب کمشنر کو احتساب سیل کے تابع بنانا ہر طرح کے انصاف کے خلاف ہے۔ حکومت نے احتساب کو خود متنازعہ بنایا ہے۔ حکومت نے فیصلہ آنے سے پہلے اشتہار دیے اور آپ نے یہ تاثر دیا کہ فیصلہ یہی آئے گا جو ہم چاہیں گے۔ اور وہی ہوا۔ یہ میرے ملک کی بدقسمتی ہے۔

جناب میرا یہ کہنا ہے کہ دیکھئے ملک کا استحکام اول حیثیت رکھتا ہے۔ میں چار پانچ اہلیان پنجاب کی وجہ سے پورے پنجاب کو بدنام نہیں ہونے دوں گا۔ میں چار پانچ اہلیان لاہور کی وجہ سے پورے لاہور کو بدنام نہیں ہونے دوں گا، میں پوری لاہور ہائی کورٹ کو بدنام نہیں ہونے دوں گا۔ مجھے ان کی عزت زیادہ عزیز ہے بجائے ان مفاد پرست ٹولوں کے جن کو سیاست زیادہ عزیز ہے۔ آج میرے ملک پر یہ وقت آیا ہے کہ میرے اہلیان پنجاب، میرے زندہ دلان پنجاب یہ واضح کریں گے کہ ان کے زندہ رہتے ہوئے، ان کے ہوتے ہوئے کسی بھی چھوٹے صوبے کے سیاستدان، یا سیاسی جماعت یا فرد کے حق سلب نہیں ہونے دیں گے اور وہ اٹھ کھڑے ہونگے ان لوگوں کے خلاف جو میرے پنجاب کو بدنام کر رہے ہیں، لاہور کو بدنام کر رہے ہیں۔ یہ رائے ونڈ کا ٹولہ میرے پاکستان کے استحکام کو نقصان پہنچا رہا ہے۔

آج وقت ہے کہ ہم سب متحد ہو کر کھڑے ہو جائیں اور ان عناصر کو شکست فاش دے کر اپنے ملک کو بچائیں، اپنی عدلیہ کے وقار کو بچائیں، اپنے پنجاب کی عزت کو بچائیں۔ آج عزت بچانے کا وقت ہے، غیرت دکھانے کا وقت ہے اور وہ غیرت عورتوں کو جلانے سے نہیں ہو گی۔ وہ غیرت اپوزیشن کے لیڈروں کو اس طرح سے ختم کر کے نہیں ہوگی۔ وہ انصاف کا بول بالا کر کے ہوگی، وہ یکساں احساس تحفظ پیدا کر کے اور احساس حکمرانی کے ذریعے سے ہوگی۔ ہم اپنے ملک کو بھی بچائیں گے، ہم اپنی عدلیہ کے وقار کو بھی بچائیں گے۔ ہم اپنے پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کے وقار اور ان کے حقوق کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے اور حکمران ٹولے کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ پاکستان کی integrity کے خلاف کام کریں اور اپنی سازشوں میں کامیاب ہوسکیں۔ اس رائے ونڈی ٹولے کو انشاء اللہ ہم شکست فاش دیں گے۔

شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جی رجوانہ صاحب۔

ملک محمد رفیق رجوانہ: شکریہ۔ محترم اقبال حیدر صاحب بڑی دھواں دھار تقریر کر رہے تھے۔ ایک طرف عدلیہ کی تعریف کرتے ہیں دوسری طرف پنجاب کے جج کی بات کرتے ہیں کہ سندھ میں کیوں نہ بھیجا گیا' سرحد میں کیوں نہیں بھیجا گیا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ اسی Article 68 کی خلاف ورزی نہیں ہے کہ کھڑے ہو کر یہ کہنا کہ پنجاب کے ججوں کو کیوں احتساب ریفرنس دیا گیا' سندھ کے ججوں کو کیوں نہیں دیا گیا' پشاور ہائی کورٹ کے ججوں کو کیوں نہیں دیا گیا۔ کیا ان کو یہ پتا نہیں ہے کہ یہ احتساب بنچ that is appointed by the honourable Chief Justice of the Lahore High Court. The government has got nothing to do with it۔ اچھا عدلیہ کی آزادی کا یہ راگ الاپتے ہیں اور جب سے یہ فیصلہ ہوا ہے' جتنے بیانات پیپلز پارٹی کے لیڈروں نے دیئے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے' زرداری صاحب نے' باقی لیڈروں نے جو بیانات دیئے ہیں وہ تمام کے تمام توہین عدالت کے زمرے میں آتے ہیں اور ججوں پر direct attacks کئے گئے ہیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ فیصلے کے بعد واویلا transfer applications جب دی گئیں' جو میں عرض کر رہا تھا' جس کے چوتھے پیرے پر پہنچا تھا' اس وقت ان کو یہ پتا نہیں تھا کہ وہ جج صاحب کسی MNA کے بھائی ہیں۔ مگر افسوس کہ یہ مصباح کو بھول گئے جو پیپلز پارٹی لاہور کے صدر ہیں جو ان جج صاحب کے بہنوئی ہیں جو کل احتجاج میں گرفتار بھی ہوئے ہیں اور آصف علی احمد صاحب کے چھوٹے بھائی جو ان کے بہنوئی ہیں وہ بھی تو اسی جج صاحب کے بہنوئی ہیں تو جب یہ بات کرتے ہیں کہ ان کے بھائی MNA ہیں' دوسری طرف یہ بھول جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب سزا ہو گئی تو عدالتیں بڑی خراب' جب بری ہو گئے عدالتیں بڑی اچھی۔ کیا یہ انصاف equality before law نہیں' کیا عوام کو یہ تاثر نہیں ملا کہ احتساب کا جو ایک process چلا ہے' اسے کسی منطقی انجام تک پہنچنا چاہئیے۔ عوام کو یہ شکایت ہے کہ political leaders corruption کا شکار ہیں۔ Swiss bank نے کس کے account seize کئے۔ Swiss judge بھی جھوٹے' London کا magistrate بھی جھوٹا۔ یہاں پنجاب کے حوالے سے جو جج ہیں وہ بھی ان کی نظر میں غلط۔ سندھ کا جج ہونا چاہئیے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب انہوں نے سپریم کورٹ میں transfer applications move کیں تو اس میں ان کو پتا نہیں تھا' they had all the confidence in that court. صرف انہوں نے جو جو باتیں کیں میں دوبارہ آپ کے اور ہاؤس کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ میں چوتھے پیرے پر تھا۔

Particularly, when proceedings at different places often take place on the same or successive days. Ground No. 5. Do the constant demand of different courts, sitting in differenct cities, thousand miles apart, particularly, on successive days that the accused be present before each one of those courts/benches not deny the accused a fair opportunity of facing the trial.

No.6. Particularly, when petitioner No.2 Zardari Sahib is an under trial prisoner detained in the Central Prison Karachi, where too, he is being tried on serious charges of murder and corruption on day to day basis under order of the Sindh High Court.

No. 7. Does the circumstance not in fact prevent the petitioner from taking the benefit of proper assistance from the learned council and deprive him/her of being able to properly instruct council thereby denying him/her of the right to a fair trial.

No. 8. Does it not in fact amount to a denial of defence to the accused.

No. 9. Does it, therefore, not imply an abuse of process of the court, particularly, when such an accused is required to be present before different courts on the same day or even on successive days.

No. 10. As the requirements of the justice and a fair impartial trial not fundamental constitutional principle that must be up held and applied between State and accused citizen.

No. 11. Is a citizen not entitled to the fundamental right to justice enunciated by the Supreme Court and does a denial of a fair and equal opportunity to defend oneself not violate the basic fundamental right.

No.12. Does the absence of fair opportunity of defence not also......

جناب چیئرمین- یہ جو آپ پڑھ رہے ہیں، اس کا مقصد کیا ہے؟

ملک محمد رفیق رجوانہ۔ مقصد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں to be precise, to be precise, please, please, to be precise sir.....

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ صدر صاحب آپ کی باری بھی آئے گی۔ وہ بات کرلیں پھر آپ کی باری، let us have his point of view اس کے بعد رضا ربانی آئیں گے he will let me have his point of view، آپ کیوں گھبراتے ہیں۔

ملک محمد رفیق رجوانہ۔ سپریم کورٹ نے ناہید خان کے case میں یہ notice لیا، اس میں، میں تین لائینیں پڑھوں گا۔ Supreme Court condemns PPP behaviour. وہی اخباری بیانات ہیں، جہاں آپ عدلیہ کی بات کر رہے ہیں۔ عدلیہ پر ہی criticise کیا گیا۔ Chief Justice says, "statements will not bring positive result" confirms ناہید خان interim bail ۔ انہوں نے کہا کہ عدالتوں کے بارے میں آپ کے یہ بیانات آ رہے ہیں اس سے اچھا تاثر نہیں ہے، and we do not want to proceed against you under contempt of court because it will tantamount of wastage of time. Then again sir, ابھی یہ عدلیہ کی بات کر رہے ہیں بے نظیر صاحبہ نے Washington میں CNN کو ایک interview دیا ہے۔ وہاں انہوں نے کہا ہے Bibi concerned about Supreme Court's ability to withstand pressure انہوں نے کہا کہ مجھے یہ خوف ہے کہ شاید سپریم کورٹ بھی pressure میں آ جائے گی۔ کس عدلیہ کی آزادی کی بات کرتے ہیں۔ کیا یہ اپنی اس محترمہ بے نظیر صاحبہ کے بیان disown کرتے ہیں۔ اگر یہ مذمت کرتے ہیں کہ عدلیہ کی آزادی ہونی چاہیئے تو اس بیان کی بھی مذمت کریں۔

قانون اور عدلیہ سب کے لئے برابر ہے چاہے کوئی بھی ہو، میاں نواز شریف صاحب ہوں، محترمہ بےنظیر صاحبہ ہوں، کوئی بھی ہو سب کے لئے برابر ہے۔ آئین اور قانون کی عملداری کے لئے کام کریں۔ جو conviction ہوئی ہے، جائیں سپریم کورٹ کھلی ہے، وہاں سے انصاف مانگیں، اپنی ضمانت کرائیں۔ آپ اعتراض کیوں کرتے ہیں۔ آپ نے تو اعتراض کیا ہی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ملک میں خدا کے لئے احتساب کا عمل چلنے دیں۔ آپ کا اور ہمارا یہ فرض ہے کہ عوام کو یہ تاثر دیں، عوام کو یہ ثابت کریں کہ ہم اپنا sense of representation پورا کر رہے ہیں، ہم اپنے عوام کی نمائندگی کا حق

پورا کر رہے ہیں، چور کو چور کہیں، ڈاکو کو ڈاکو کہیں۔ Swiss bank accounts کہاں گئے، وہ آپ کے ثبوت کہاں گئے جس پر conviction stand کرتی ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ انہی پارٹیوں کو موقع مت دیجیئے، انصاف کی راہ لیجئے۔ لوگوں کا کام کیجئے، لوگوں سے ہمدردی کیجئے۔ اس ملک سے ہمدردی کیجئے، کرپشن کے پیسے واپس لائیے، ملک کیوں تباہ ہوا، ملک کیوں لوٹا گیا، آپ کے سامنے ہے۔ خدا کے لئے آپ ملک کی خدمت کریں اور کسی پارٹی کا آلہ کار مت بنیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ خدائے نور صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خدائے نور: جناب والا! میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جو ایشو اٹھایا گیا ہے یہ بڑا اہم ہے اس میں شک نہیں لیکن کیا آپ نے رولز کو معطل کیا ہے اور آپ نے وقفہ سوالات کو suspend کیا ہے اور اگر کیا ہے تو کب کیا ہے۔ ہمیں تو بتا دیں کہ اس پر بحث ہوگی۔ سب حضرات نے کچھ کہنا ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر پر تقاریر ہو رہی ہیں لیکن رولز کو suspend ہی نہیں کیا۔

Mr. Chairman: OK. Does the House agree that we suspend the Question Hour.

Mian Raza Rabbani: No Question Hour sir.

Mr. Chairman: The Question Hour is suspended with the approval of the House. Yes Raza Rabbani.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir this is a regular debate on the issue.

Mr. Chairman: The fact is that this is a sensitive issue.

آج یہ ایسا مسئلہ ہے۔

I have allowed it because I feel it concerns the gentlemen here, so why not. Mian Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am grateful that you have given me this opportunity to speak at a time in Pakistan's history when all roads

but one seem to lead to destruction. At a time in Pakistan's history when the federation is reeking and reeling under the yoke of Raiwind. When I speak at this moment sir, I would like to make one thing very clear for the record and I would like to state in categorical terms that the Pakistan Peoples Party and the leadership of the Pakistan Peoples Party has always and even today believes in the process of accountability, believes that elected representatives and elected leaders are answerable in the court of the people and are answerable for their actions in the courts of law. It was the Pakistan Peoples Party which gave accountability or which wanted to give the process of accountability a constitutional cover. But we believe in accountability across the board. We believe in accountability which is nonpartisan. We believe in accountability in which the process of accountability is not being criminally manoeuvred by the regime to crush its political opponents.

We believe in a system of accountability and the former Prime Minister, presently Leader of the Opposition while she was the Prime Minister made this offer on the floor of the House that let the process of accountability begin from me. So let not the message go that we shirked that. But we say yes, if there is to be accountability, let it be held in an atmosphere that is transparent. Let it be held in an atmosphere where the accused does not feel that he or she is being persecuted, where there is a feeling of equality before the scales of justice and where, if there are references like there are pending 36 references against the Prime Minister of the time, then the Prime Minister of that time should have the moral courage to resign and face those references in a court of law. We do not believe in a process of accountability where the Ehtesab Cell, the Premier Investigating Agency for the cases of Ehtesab is headed by a close confident and business partner of the Prime Minister. We do not accept that accountability where documents are fabricated, we

do not accept that accountability where witnesses are forced to perjure themselves, where witnesses are tortured in the Prime Minister's House, where amendments in the law are made to make Ahmed Sadiq an approval and that amending ordinance of the Ehtesab Act is allowed to lapse after a period of four months. This is the transparent accountability that we do not blieve in. We do not blieve in an accountability where there were references made against the Prime Minister, where his family and his house of Ittefaq would be referred for investigation. No, let there be an independent commission. We are prepared to face it there because our hands are clean and history has proven and history will prove it.

Mr. Chairman, the statement that has been pointed out of the honourable Law Minister cannot be read in isolation. The question of influencing, the question of bearing pressure cannot be viewed in isolation. His statement has to be viewed in juxtaposition. See the statement that was printed in the 'Jang' attributed to Mr. Saifur Rehman which has not been contradicted till today in which he said:

"کہ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں دیکھتا کہ کونسا جج کیا فیصلہ دیتا ہے؟"

He used words even worse which I have modified. It has to be viewed in that context. The statement of their Law Minister is in continuation of that and that is where doubts arise. That is why we say that how was it that the Ehtesab Cell always has prior information of orders that were to be passed. I will not go into details because that matter will be agitated in the Supreme Court but suffice me to say that look at the record, look at the orders passed, look at the statements of Saifur Rehman and the whole of the pudding is before you.

Then Sir, the honourable Law Minister had the audacity to speak about violation of judgements. It is this regime's unique privilege that until recently it

was violating the judgement of the Supreme Court viz-e-viz the appointment of Judges, vacancies in the superior courts were lying a begging, it is this regime's singular honour to have had the privilege of violating orders of the Supreme Court on the question of military courts till today an amendment has not been made in the Anti-Terrorist Act as has been contemplated by the Supreme Court judgement. It was only yesterday that a notification came and that too when after two meetings, the Chief Justice went hoarse saying that the guidelines given by the Supreme Court for the military courts are not being implemented and that the delay in this rests on the shoulders of the regime. They talk about violation of judgements. They did not move amending bills, the Anti-Terrorist Act, it was only after to bring in conformity with the Supreme Court judgement. It was only after the Opposition in the Senate moved a Private Members Bill that they thought about it.

Then sir, my learned friend was talking about the respect that the Pakistan Peoples Party has for the Supreme Court. I think, history of the sub-continent will bear witness that our leader Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto was assassinated but yet we never raided the Supreme Court of Pakistan. We never physically assaulted the Lahore High Court, history bears witnesses in testimony to that. They talked about respect for the Supreme Court. Have they forgotten the statements made by the Prime Minister when the cases of the military courts were pending. Have they forgotten how they put the entire blame , it so appeared as if it was on the Supreme Court . There is a statement of an Adviser of the Prime Minister, incharge of the Complaint Cell of the Prime Minister, made on the 20th of last month in which he said that the biggest obstacle in the way of terrorism is the present judicial system. Have they forgotten that everyday prior , after and during

'Khabarnama', the campaign to incite the people against the judicial system functioning under the Constitution has been in continue to say plain. Have they forgotten the interludes and how the blame is being placed on the Supreme Court and they talked about respect for the judiciary.

Mr. Chairman, a new phrase has been coined that we are projecting a new culture. We have given birth to a new culture. Yes, you have given birth to a new culture. You gave birth to the culture of default, you gave birth to the culture of rescheduling, you gave birth to the culture of money laundering, you gave birth to the culture of picking one province against the other. You gave brith to the culture of picking one brother against the other. What equality before law are you talking about. When you talk about equality before the law then why do you forget the judgement of the London High Court. Where is the judgement of the London High Court? Where is that new culture of the accountability of each and every person. There was a big fanfare when certain observations were made by a Swiss Magistrate, investigating magistratc exactly thc designation, investigating magistrate there is a bay talk made of that but when it comes to the London High Court we forget about it. When it comes to implementing that we forget about it and here, sir, I ask you and through you Mr.Chairman, I ask the custodian of this House that why no cognizance is taken of that. Sir, they talk about a new culture, yes, of equality before the law. The Prime Minister goes on television and makes an open admission that he is a defaulter and he will now make good that money. Where is that money? The committee that was constituted makes an application before the Lahore High Court --- the scales of justice of the Lahore High Court must remain parallel because if there is a tilt, the tilt will send them very severe and serious message. That tilt sir, will send vibrations down the spine of Pakistan from

Karachi to Khyber. The message that will go across is serious. The application is made that till date those properties have not been handed over to that committee for evaluation and what does the High Court do - grants time. Are the scales evenly balanced or is there a magnet which is pulling one scale down and that magnet is pulling the federation down, that magnet is tearing the fiber of this society, of this Federal Pakistan to pieces. That is the basic question that we have to address ourselves today. It is not a question of merely accountability. What message are you sending across the smaller provinces. Here, I clearly agree, it is not a question of Punjab exploiting the situation because history will bear in mind, the Punjab itself has been betrayed by this very Prime Minister. When he was the Chief Minister, he spoke about provincial autonomy to the extreme. He spoke about the Punjab bank, he spoke about the Punjab television but that was only to concentrate power in his hands as Chief Minister. The moment he became Prime Minister he started to put the progressive forces or the chauvinistic forces in the Punjab in the back because he wanted to concentrate power in his own hands as Prime Minister of Pakistan. It is today also, not a question of accountability, it is today also purely a question that Mohtarma Benazir Bhutto and the Pakistan People's Party is the only remaining challenge to the political and financial empire of Nawaz Sharif and in order to make or to humble the Opposition, this step has been taken. You look at it systematically.

I now come to another question, the question of how institutions are involved and how the institutions which should have the highest respect in the minds of the people, be it any institution, I am not talking in particular of a particular institution, but I am talking in terms of general institutions functioning under the constitution. When those institutions become or made perforce, subservient to a

regime or made to follow stalemate dictates, it is damn, not by design of any particular person or politicl party, but it is a historical process then, it is then that the decay of those institutions begin to set in, because they become rubber stamps . They become rubber stamps of the Lord Master that rules and rubber stamps are always dealt with the contempt that they deserve by the forces of the people and their position is never but ever vindicated in history.

This is the question that we must bear in minds that where are we leading this nation, where are we going. Sir, it was the President, then Parliament, then Senate, then Army, then Judiciary and now the Opposition. But I would like to make it abundantly clear from the floor of this honourable and August House that the Pakistan People's Party has a history of residuum, the Pakistan People's Party has the history of struggle, the Pakistan People's Party has a history of standing by its principles, the Pakistan People's Party has a history of fighting to the bigger end and we will fight to the bigger end to save the federation, to save the institutions which have been systematically destroyed by this government and by this regime.

Sir, I would once again, before winding up leave with just one fourth in mind that what message is Raiwind sending across to the smaller federating units, the announcement of Kalabagh without consensus, is that the message they want to send across? The imposition of Governor's rule in Sindh, is that the message they want to send across. The perpetuation of a minority government in Sindh, is that the message they want to send across? The constitution of Military Courts in Sindh, is that the message they want to send across? The usurption of powers of the Speaker of the Sindh Assembly, is that the message they want to send across? The suspension or virutally hanging in animation of the Provincial Assembly of Sindh, is that the message they want to send across? The conviction of two

popular leaders of this nation, is that the message they want to send across? Is that the message of Raiwind? Then the message of the people of Pakistan is abundantly clear that we will continue our struggle till such time as the rule of Raiwind is brought to an end. Thank you Sir.

جناب چیئرمین: جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر: جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ ۔ جناب والا! آج وزیر قانون صاحب نے، جب ان کی اخباری خبر کا حوالہ دیا گیا تو اس کی وضاحت میں کچھ باتیں کہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ باتیں نہ ہوتیں تو شاید اس ہاؤس میں اتنی تلخی پیدا نہ ہوتی۔ جناب والا! کسے نہیں معلوم کہ جب بھی کوئی conviction ہوتی ہے، تو جب بھی اس کے خلاف first appeal ہوتی ہے تو عام طور پر appellate court اس سزا کو suspend کرتی ہے لیکن جو تاثر وزیر قانون نے دینے کی کوشش کی اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ سپریم کورٹ کے ان اختیارات کو مرعوب کرنے کی کوشش کی گئی اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں تھی۔ جناب والا! میں اس سلسلے میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ملک ایک وفاقی ملک ہے اور اس کو وفاقی جذبے سے چلانے کی ضرورت ہے ۔ اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ آئین میں چاہے جو کچھ بھی لکھا ہو، اداروں کی اہمیت کی بات ہوتی ہے کہ اداروں کی عظمت کا خیال رکھا جائے۔ جب تک ادارے اپنی حفاظت خود نہیں کریں گے، جب تک وہ اپنی خود عزت نہیں کروائیں گے تو کوئی قانون اور آئین ان کو عزت نہیں دے سکتا۔ جب ہم اپنی اعلیٰ عدالتوں کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو جناب والا! ہمارے سر فخر سے اونچے نہیں ہوتے، ہمارے سر شرم سے جھک جاتے ہیں کہ جب بھی آمروں نے اس ملک کے آئین کو تہہ و بالا کیا تو ان آمروں کے الزامات کو کس نے جائز قرار دیا ۔ کیا یہ contempt of court کا قانون اس ملک کے غریب لوگوں کے لئے ہے اس ملک کے کمزور لوگوں کے لئے ہے یا یہ ان ظالموں اور ان جابروں کے لئے بھی ہے جنہوں نے کہا تھا کہ یہ عدالتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ انہی عدالتوں نے آمروں کو یہ حق بھی دیا کہ وہ آئین میں ترمیم کریں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے جناب والا! کیا یہ تاریخ نہیں ہے۔

جناب والا! یہ نظام جو administrative نظام ہے parliamentary democracy کا ہے۔ اس کے پیچھے ایک جذبہ کار فرما ہے۔ اگر آپ آج چیئرمین سینٹ ہیں تو آپ کے functions ہیں۔ آپ کی

روایات ہیں ۔ آپ نے ایک nonpartisan attitude اختیار کرنا ہے ۔ آپ نے ایسے شخص کی حیثیت سے یہاں بیٹھنا ہے کہ حکومت ادھر ہے اور اپوزیشن ادھر ہے نہ آپ حکومت کے نمائندے ہیں اور نہ اپوزیشن کے نمائندے ہیں ۔ تب یہ سسٹم چلے گا۔

جناب والا! اسی طریقے سے یہ پاکستان ایک وفاق ہے ۔ اس میں پختون بھی رہتے ہیں 'اس میں بلوچ بھی رہتے ہیں ' اس میں پنجاب بھی ہے ' اس میں کشمیر بھی ہے' اس میں سندھ بھی ہے اور آپ نے یہ ثابت کرنا ہے کہ اس کو وفاق کے طریقے سے چلایا جائے ۔ یہ نہیں کرنا کہ ایک صوبہ جس کی آبادی تمام پاکستان کے دیگر صوبوں سے زیادہ ہے' اس کی بالا دستی ہے۔ جب فیڈریشن چلے گی تو اس میں چھوٹے صوبوں کو تحفظات دینے ہوں گے اور صرف تحفظات آئینی نہیں بلکہ اس جذبے کے ساتھ دینے ہوں گے ' جس جذبے کے تحت آئین چل سکتا ہے ۔ جناب والا! اس وقت آپ اس ملک میں کیا دیکھ رہے ہیں ۔ کہاں فیڈریشن ہے' صدر کا تعلق بھی اسی صوبے سے ہے۔ وزیراعظم کا تعلق بھی اسی صوبہ سے ہے' کمانڈر ان چیف بھی اسی کا ہے۔ جب پنجاب کا وزیراعظم نہیں ہوتا ہے تو آپ فیڈریشن کو نہیں مانتے۔ فیڈریشن کی وزیراعظم کو وہاں جانے کی اجازت نہیں دیتے اور آج ایک بھائی صوبے کا وزیراعلیٰ ہے اور دوسرا بھائی ملک کا وزیراعظم ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ جناب! عدالتوں پر حملے آپ کرتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ عدالتوں کا تحفظ نہیں کرتے۔ سندھ کے وزیر اعظم کو کس نے قتل کیا ؟ کہاں پر قتل کیا گیا؟ کیا یہ تاریخ نہیں ہے؟ کیا یہ نہیں جانتے کہ اس کو کیوں قتل کیا گیا ؟ سروں پر سفید ٹوپیاں پہن کر' چغے پہن کر اور سامنے لکڑیاں رکھ کر ' ان تمام رسومات کے ساتھ انہوں نے قتل نہیں کیا ؟ جناب والا ! ان اداروں کی آپ بات کرتے ہیں۔ یہ constitutional rules کی بات کرتے ہیں۔ ایک طرف آپ لوگوں کو پھانسیاں چڑھا رہے ہیں' ایک طرف آپ لوگ تعصب کی آگ میں اس ملک کو جھونک رہے ہیں دوسری طرف کہتے ہیں کہ جی اداروں کا کیا بنے گا۔ میں گیا ہوں اس احتساب عدالت میں' خدا کی قسم مجھے شرم آتی ہے' میں نے کبھی ایسی عدالتیں نہیں دیکھیں' میں نے صوبہ سرحد میں مجسٹریٹ کی عدالت بھی ایسی نہیں دیکھی جیسا میں نے لاہور ہائی کورٹ کا احتساب بینچ دیکھا۔

Mr. Chairman: Again Masood Kausar Sahib, I would request you......

سید مسعود کوثر۔ کہوں گا جناب' کہوں گا۔ I don't care.

Mr. Chairman: I will not allow it, I am warning you. You say at your

own risk. I am warning you that what you are saying is against the rules.

اگر آپ اپنے risk پر کہنا چاہتے ہیں تو سو دفعہ کہیں۔

سید مسعود کوثر۔ جناب میرا کیا risk ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو ٹھیک ہے۔ اگر نہیں ہے تو نہیں ہے۔ You are a senior parliamentarian. وکیل بھی ہیں، قانون بھی جانتے ہیں تو کسی کی بےعزتی کر کے آپ کا فائدہ نہیں ہو گا۔

سید مسعود کوثر۔ میں کسی کی بےعزتی نہیں کرتا، میں حقائق بیان کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی حقائق بہت سارے ہوتے ہیں لیکن عدلیہ کی بےعزتی کر کے آپ اپنا وقار اونچا نہیں کر سکتے۔ کسی کی بےعزتی کر کے آپ قانون کے خلاف اپنا وقار نہیں بڑھا رہے ہیں، اس طرح کوئی لیڈری نہیں ہوتی۔ بہرحال you go ahead, I have told you.

راجہ محمد ظفر الحق۔ آپ ان الفاظ کو expunge کروا دیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی، میں نہیں کرتا ہوں۔ Let it be on the record so that everybody knows کہ یہ کیا کرتے ہیں۔

Syed Masood Kausar: Sir I don't care.

بات یہ ہے کہ اس ملک میں جب کسی کو اپنی کرسی کے جانے کی فکر نہیں رہے گی تو یہ ملک ٹھیک ہو گا۔

Mr. Chairman: I would again request you,

کہ عدلیہ پر آپ attack نہ کریں۔ باقی اپنی سیاسی باتیں کریں۔

سید مسعود کوثر۔ میں سیاسی بات نہیں کرتا۔ جناب یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ آدھا ملک آپ نے گنوا دیا ہے اور آپ کو ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیوں گیا ہے۔ آدھا ملک آپ نے گنوا دیا ایک صوبے کی domination کی وجہ سے کہ بنگالیوں کو حق نہیں ہے کہ وہ اس ملک کے وزیر اعظم بنیں، کسی دوسرے صوبے کے وزیر اعظم کو حق نہیں ہے، اگر حق ہے تو صرف ایک صوبے کے وزیر اعظم کو ہے۔ جناب! اب یہ بات نہیں چلے گی۔ یہ بات چلے گی یا پاکستان چلے گا۔ دونوں اکٹھے نہیں چل سکتے۔

جناب چیئرمین۔ پاکستان کی 50 سالہ تاریخ میں کتنے پنجاب کے وزیر اعظم آئے ہیں؟ دو۔

سید مسعود کوثر۔ ہم جب سکول میں تھے تو ہمارے nationalist لیڈروں کی کردار کشی کی گئی۔ وہ لوگ جنہوں نے اس ملک کی آزادی کے لئے جیلیں کاٹیں، جنہوں نے قربانیاں دیں، ان کو اس صوبے کے بعض لوگوں نے غدار کہا۔ ہم ان لوگوں کو سلام کرتے ہیں جنہوں نے اس ہندوستان میں قربانیاں دیں۔ آج جو آزادی ہم دیکھ رہے ہیں یہ ہم ان لوگوں کی بدولت دیکھ رہے ہیں۔ وہ 30,30 سال، 25,25 سال جیلوں میں رہے، وہ کوئی جاگیردار نہیں تھے۔ جناب والا! اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ بڑا سنجیدہ ہے۔ اگر آپ ڈرامے کر کے لوگوں کو پھانسیوں پر لٹکا سکتے ہیں، اگر آپ ڈرامے کر کے لوگوں کو disqualify کر سکتے ہیں تو یہ بات نہیں چلے گی۔ جناب والا! یہ بدقسمتی ہے کہ اُس طرف جو اپنے آپ کو پڑھا لکھا کہتے ہیں وہ بھی یہ نہیں سوچتے کہ اس ملک کا کیا بنے گا۔ ان کو اپنی کرسیوں کی پڑی ہوئی ہے۔

2/3rd majority لے کر آیا ہے۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے ہر چیز کو cheat کر کے لیا ہے۔ Democracy کو اس نے cheat کیا ہے، عدالتوں کو اس نے cheat کیا ہے۔ جناب والا! آپ کو پتا نہیں ہے کہ جب یہ قانون بن رہا تھا تو فیصلہ کیا گیا کہ نواز شریف کے دور حکومت کو نکال لو۔ سیف الرحمٰن کو Chief Investigation Commissioner بنا دیا گیا۔

دنیا کا کون سا قانون ہے کہ جس میں سیاسی پارٹی کے ایک لیڈر کو چیف احتساب کمشنر بنا دیا گیا ہو۔ کیا مجھے آپ بتا سکتے ہیں؟ He is a Chief Prosecutor کہاں گئے وہ 12 Refrences جو ہم نے نواز شریف کے خلاف داخل کئے تھے۔ شہباز شریف کے خلاف داخل کئے تھے، اس حکومت کے خلاف داخل کئے تھے۔ احتساب الرحمان کے خلاف داخل کئے تھے کہاں گئے، وہ کہاں پر پڑے ہوئے ہیں وہ References۔ پھر کہتے ہیں کہ قانون کی حکمرانی ہے۔ تم نے تو قانون کو تباہ کر دیا ہے۔ میں وہاں پر سپریم کورٹ میں بیٹھا ہوا تھا مسلم لیگ کے غنڈے وہاں پر آئے اور انہوں نے زبردستی چیف جسٹس کی کرسی کو اٹھا کر پھینک دیا۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم قانون کی حکمرانی چاہتے ہیں۔ جناب والا! یہ کوئی جذباتی باتیں نہیں ہیں۔ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ مجھے senatorship سے زیادہ پاکستان عزیز ہے۔ پاکستان اگر نہ ہوا تو میں کہاں سینٹ میں بیٹھوں گا۔ یہ چھوٹے بونے جو بیٹھے ہوئے ہیں مختلف سیٹوں پر، خدا کی قسم اگر پاکستان نہ بنتا تو ان کو کوئی چپڑاسی بھی نہ لگاتا۔ کیا تعلیم ہے اس آدمی کی، 325 روپے ٹیکس دیتا ہے کروڑ پتی ارب پتی ہے اور نیچے لکھتا ہے نواز شریف وزیراعظم خود B.A. (Bachelor of Arts) پتہ نہیں کونسا Bachelor ہے لیکن this is what I see myself جس ملک کا وزیراعظم 325 روپے ٹیکس دیتا ہو جناب والا! اس ملک میں اس سے بڑا چور اور کون ہوسکتا ہے اور وہ

احتساب کرتا ہے ۔ خدا کی قسم کوئی بھی چور ہو ہم اس سے بات نہیں کرتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کا سب سے بڑا نادہندہ اور سب سے بڑا چور وہ خود ہے ۔ اس ملک کی بیوروکریسی سب سے بڑی چور ہے ۔ میں تو کہتا ہوں کہ سب چوروں کو پکڑو ان کو سزا دو لیکن یہ نہ کریں کہ چوروں کا ٹولہ بیٹھ جائے اور احتساب کرنا شروع کر دے۔

میں آخر میں اس بات پر conclude کروں گا جناب کہ اب یہ ملک اس مرحلے پر پہنچ چکا ہے کہ قوم کو سنجیدگی سے سوچنا ہے، اس ملک کے تمام اداروں کو سنجیدگی سے سوچنا ہے کیونکہ ٹوپی ڈرامے بڑے ہو چکے کبھی اسلام کے نام پر ، کبھی پاکستان کے نام پر، کبھی احتساب کے نام پر، کبھی انصاف کے نام پر، اب یہ باتیں نہیں چلیں گی اگر منصفانہ طور پر تمام اکائیوں کو بٹھا کر اگر اس ملک کو چلانا ہے تو ہم تیار ہیں۔ اگر نہیں چلانا اگر پنجاب یہ کہتا ہے کہ ہم نہیں چاہتے پاکستان تو ہمیں سو دفعہ نہیں چاہیئے۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین۔ اچھا Thank you ۔ جی جناب اکرم ذکی صاحب۔

جناب محمد اکرم ذکی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! میں نے حزب اختلاف کی طرف سے معزز سینیٹر صاحبان کی تقاریر سنیں اور مجھے بہت صدمہ و رنج ہوا ۔ ایک طرف تو ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم پاکستان کو ایک کامیاب وفاقی حکومت یا وفاقی سلطنت کے طور پر دیکھنا چاہتے ہیں ۔ اور پھر ہر بات پر صوبائی تعصب کا زہر اس میں گھولنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ پنجاب یہ کرتا ہے 'سندھ کو یہ ہوا' سرحد کو یہ ہوا' فلاں نے یہ کیا۔ ایک قانون کا عمل ہے ۔ ہمارا ایک آئین ہے اور آئین بھی خاص طور پر اس کے Article 68 میں لکھا ہوا ہے کہ ہماری سینٹ یا نیشنل اسمبلی کسی جج کے سرکاری کردار کو بحث کا موضوع نہیں بنا سکتی تو یہ جتنی تقاریر ہوئیں ججوں پر اعتراض کرتے ہوئے یہ ہمارے آئین کی خلاف ورزی میں آتی ہیں ۔ مجھے اس بات پر بے حد افسوس ہے ۔عدالت کا اگر کوئی فیصلہ آتا ہے تو اس کا ایک طریقہ کار ہے کہ اس سے اوپر والی سطح کی عدالت میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کر کے جتنے اعتراضات ہیں وہاں پیش کئے جائیں اور وہاں سے فیصلہ حاصل کیا جائے۔ پھر جو سب سے اعلیٰ سطح کی عدالت ہے اس کا فیصلہ آخری ہوتا ہے ۔ اس کا احترام ہونا چاہیئے۔ اب افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمیں شرم نہیں آتی کہ ہم کس منہ سے رشوت لینے والوں اور ان پر رشوت کے الزام ثابت ہونے والوں کی خاطر ملک کو توڑنے کی باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ غیرت کا سوال یہ ہے کہ اگر یہ بات غلط ہے 'اگر وہ الزامات جن پر ہائی کورٹ میں فیصلہ ہوا ہے ' وہ غلط

ہیں تو سپریم کورٹ کے سامنے جا کر ساری باتیں کی جائیں لیکن ملک توڑنے کی باتیں کہاں سے شروع ہو جاتی ہیں ۔ پھر یہ کہ پنجاب کا وزیر اعظم یہ کر رہا ہے ' سندھ کے حقوق چھینے جا رہے ہیں' فرنٹیئر کے حقوق چھینے جا رہے ہیں ۔ ملک توڑا گیا ہے۔

ملک توڑنے کی جہاں تک بات ہے ' الزام اگر پنجاب پر ہے تو ضرور دیجئے لیکن ملک کس نے توڑا' تاریخ کا کیا تجزیہ ہے' ادھر تم اور ادھر ہم کا نعرہ کس نے لگایا؟ اس لئے کہ ایک شخص کی یہ خواہش تھی کہ ملک پر حکمرانی کرے اور اکثریت اس کے پاس نہیں تھی۔ وہ حکمرانی نہیں کر سکتا تھا ' اس لئے ملک کو دو لخت کرنے کے لئے تیار ہوا۔

دوسری بات ' بلوچستان کے حقوق کا جہاں تک تعلق ہے ' بلوچستان میں فوج کشی 1974 میں کس نے کی؟ بلوچستان اور صوبہ سرحد کی حکومتوں کو برطرف کس نے کیا؟ ان پر مقدمات کس نے چلائے؟ پنجاب نے چلائے۔ پنجاب کے وزیر اعظم نے چلائے۔ ان سوالوں پر غور کرنا چاہیئے کہ کون تھا کہ جس کی ہوس اقتدار کی وجہ سے پاکستان پہلے دو لخت ہوا اور پھر پاکستان میں انتشار ہوا۔ پھر پاکستان کی اقصادیات تباہ ہوئی ۔ اب دنیا نے خود دیکھا کہ یہی پنجاب' پنجاب سے باہر کے لیڈروں کو ووٹ دیتا رہا' ان کو برسر اقتدار لایا ' ان کو لیڈر مانا لیکن جب ان کا رویہ ایسا ہوا کہ انہوں نے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی بجائے ' ملک میں لوٹ مار شروع کی تو پھر پچھلے انتخاب میں ان لوٹ مار کرنے والے لیڈروں کو مسترد کر دیا گیا ۔ ایک آواز اٹھی کہ ملک میں احتساب ہونا چاہیئے ۔ احتساب شروع ہوا اور آج تک تو یہ بات ہو رہی تھی کہ دو سال میں کیا کیا گیا ' کیوں یہ مقدمات کسی انجام کو نہیں پہنچے ' یہ سارا وقت ضائع ہو رہا ہے ' یہ تماشا ہے اور جب ایک مقدمہ ابھی انجام کو پہنچا ہے تو اتنا شور ہے کہ ملک توڑنے کی باتیں شروع ہو گئی ہیں ۔

یہ ملک عوام کا ملک ہے۔ یہ نہیں ٹوٹے گا اور برقرار رہے گا ۔ جن لوگوں نے جرم کئے ہیں ' اگر آج ایک آدمی کو سزا ہوئی ہے' ایک شخص کو سزا ہوئی ہے تو مجھے یقین ہے کہ جن اور لوگوں نے جرم کئے ہیں وہ بھی کیفر کردار تک پہنچیں گے ۔ انصاف کے عمل کو روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے ۔ اس کو آگے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ملک توڑنے کی بجائے ' ملک کو اکٹھا کرنے کی ، یکجہتی کی کوشش کریں ' آپس میں صوبوں کے سوال نہ اٹھائیں ' یہ ٹھیک ہے اگر کسی کو اعتراض ہے کہ انصاف کا عمل صحیح نہیں چل رہا ' اس کے اوپر مل بیٹھ کر اس کو ایک صحیح راستے پر چلانے کی کوشش کی جا سکتی ہے ۔ میں آپ سب سے اپیل کروں گا کہ صوبائی تعصب کو نہ پھیلائیں اور ملک کو صحیح راستے پر چلانے کے لئے کوشش کریں۔ پھر عدالتوں کے فیصلے عدالتوں میں

سے جائیں اور سیاسی معاملات کو سیاسی سطح پر رکھیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! احتساب سے متعلق بحث ہو رہی ہے۔ ویسے جو سوال بہت عام ہے وہ یہ ہے کہ احتساب ذاتی کاموں کا ہونا چاہیئے یا احتساب اجتماعی کاموں کا بھی ہو سکتا ہے۔ جب تک احتساب ذمہ دار انسانوں اور با اختیار انسانوں کے مختلف کاموں کا احاطہ نہیں کرتا اس وقت تک احتساب غیر موثر ہوتا ہے اور دھیرے دھیرے اپنی افادیت کھو بیٹھتا ہے۔ اگر احتساب کہیں سے شروع ہوتا ہے اور کہیں اس کی نظر نہیں پڑتی تو احتساب کا عمل اندھا ہو جاتا ہے۔ اگر احتساب اس ملک کے اندر اس decade کو لیتا ہے اور پچھلے decades کو بھول جاتا ہے یا پاکستان کی مختصر ترین تاریخ میں ۵۰ سال کا احاطہ نہیں کرتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ احتساب اپنی افادیت فلاسیفیکل سائنس میں کھو بیٹھتا ہے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ احتساب transparent ہو اور غیر جانبدار لوگوں کے ذریعے ہو، سب کا احاطہ کرے لیکن اگر ہم دیکھیں تو اس احتسابی عمل میں ہمیں short comings دکھائی دے رہی ہیں۔ پچھلے چند سالوں سے بلکہ ۳ سالوں سے احتساب کی بات ہو رہی ہے۔ اچھی ابتداء ہے۔ اگر یہ ابتدائے عشق ہے تو اس عشق کو پاکستان بنتے وقت اور پاکستان بننے کے فوراً بعد شروع ہونا چاہیئے تھا۔ آپ نوٹ کیجیئے کہ قرار داد لاہور میں، جس کو قرارداد پاکستان بھی کہا جاتا ہے اور جس کو پیش کرنے میں اور جس کو defend کرنے میں ان کا سب سے زیادہ رول رہا ہے، انہوں نے یہ کہا کہ دو قومی نظریہ پیش کیا گیا تھا۔ جب پاکستان بنا تو انہوں نے کہا کہ آج کے بعد نہ کوئی ہندو رہے گا اور نہ کوئی مسلمان رہے گا بلکہ سب ایک ہوں گے۔ اس دو قومی نظریے کا ابھی تک ہندو نیشنلزم اور مسلمان نیشنلزم کے حوالے سے پرچار کیا جا رہا ہے۔ اس قرارداد میں یہ کہا گیا تھا کہ units جو ہیں وہ autonomous ہوں گے۔ اس فلسفے کو پاؤں تلے روندا گیا اور اس سیاست کو اور اس پالیسی کو رد کیا گیا۔ کیا اس عمل کا احتساب آج تک ہوا ہے یا احتساب صرف یہ ہوتا ہے کہ حکمران وہ اپنی پونجی کس طرح جمع کرتا ہے۔ بنک بیلنس کس طرح بناتا ہے اور رشوت ستانیاں کس طرح کرتا ہے۔ احتساب کی سرچ لائٹ اگر وہاں لگتی ہے تو اس جانب بھی لگنی چاہیئے جس سے ملک کی آنے والی نسلوں کو کافی دھچکہ لگتا ہے۔

پاکستان بننے کے فوراً بعد پولیٹیکل آزادی کا اعلان تو کیا گیا لیکن اقتصادی آزادی کی طرف حکمرانوں نے کبھی بھی توجہ نہیں دی بلکہ پاکستان کو SEATO اور CENTO کے معاہدوں کے تحت باندھ

کر امریکہ کی گود میں ڈال دیا گیا۔ کیا ان حکمرانوں کا آج تک احتساب ہوا ہے؟ کیا کسی نے سوچا ہے کہ پاکستان کو SEATO اور CENTO میں کیوں شامل کیا گیا ہے اور پاکستان کو front line state یا spring board کیوں بنایا گیا ہمسایہ ممالک کے خلاف اور ایک ایسی قوت کے خلاف صف آرائی کیوں کی گئی ہے۔ کیا اس کا احتساب یا اس طرف کوئی توجہ دی گئی اور اس کے علاوہ پاکستان کو اقتصادی غلامی کی طرف دھیرے دھیرے بڑھانے میں IMF اور World Bank کی طرف one sided dependency بنائی گئی اور آج تک جو جاری ہے اور جن کی شرائط کو آج ہم قبول کرنے میں بے حد مجبور اور اپنے آپ کو بے حد بے بس خیال کرتے ہیں۔ اس حد تک ہم اپنے آپ کو بے بس خیال کرتے ہیں کہ نواز شریف حکومت نے IMF کی آنے والی شرائط کو ایک سال پہلے complete کرکے دکھایا اور mission 007 کی اس نے تکمیل کی۔

ہماری آئیندہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ اقتصادی غلامی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی سیاسی آزادی نہیں ہوسکتی ہے جب تک آپ اقتصادی آزادی مکمل طور پر حاصل نہیں کرتے اور IMF, World Bank سے یا ان tycoon companies سے اقتصادی طور پر اتنے آزاد نہیں ہوتے کہ اپنے national structure کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرسکیں۔

آج بحران کا ذکر ہو رہا ہے۔ کبھی کہا جا رہا ہے کہ Executive نے عدلیہ سے اور کبھی عدلیہ نے کسی اور سے tussle کی ہے، جس بحران کی بات کی جا رہی ہے یہ دراصل اس اقتصادی بحران کے سیاسی ثمرات ہیں۔ They are the political expressions جس کے بارے میں ہم بہت کچھ کہہ رہے ہیں۔ کیا آئین پاکستان بنتے وقت 1952, 1962 اور پھر 1973 میں جب آئین سازی میں رخنہ اندازی کی گئی اور پاکستان کو ایک democratic multinational federal democratic republic بننے سے باز رکھنے کے لئے آئین سازی میں جو رخنہ اندازیاں کی گئیں اور متواتر جو Martial Law Regimes کو یہاں پر ٹکنے دیا گیا۔ کیا ان حکمرانوں کے خلاف آج تک کسی نے احتساب کیا ہے؟ کیا یہ سوچا گیا ہے کہ جو متواتر military dictatorship یہاں نافذ کی گئی ہے اور democratic institutions اور democratic culture کو پنپنے نہیں دیا گیا۔ آج یہ کہا جاتا ہے کہ جناب انصاف کو زندہ باد کہنا چاہیئے۔ انصاف تو ہمیشہ سے زندہ باد ہے اور زندہ باد رہے گا۔ سب سے بڑا انصاف یہ ہوگا کہ جنہوں نے democratic institutions کو تباہ کیا اور ایک دفعہ مارشل لاء، دوسری مرتبہ مارشل لاء، تیسری مرتبہ مارشل لاء کو دعوت دی اور اگر جب کبھی بھی civilian government آئی ہے تو اس کو civilian dictatorship

میں تبدیل کیا گیا۔ کیا ان اقدامات کے خلاف کوئی تحقیقات کی گئی ہیں یا ان کو سزا دینے کے لئے کوئی ایسا کمیشن بنایا گیا ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ احتساب کے عمل میں یہ ایک بہت بڑی short coming ہے جس کو مد نظر رکھا جائے۔

اس کے علاوہ بلوچستان میں دو، تین مرتبہ military operation کیا گیا اور بلوچستان کے وسائل کو بے دریغ لوٹا گیا۔ ہمارے اپنے democratic ادارے تھے یا جو صوبائی حکومت تھی اور ان کو dissolve کیا گیا بیک جنبش قلم اور اس کے بارے میں آج تک کوئی ایسا کمیشن یا کوئی ایسا احتساب ان حکمرانوں کے خلاف نہیں کیا گیا۔ یہ صرف catch words ہیں کہ آپ select کرتے ہیں ایک، دو، تین بندوں کو اور پھر کہتے ہیں کہ ہم نے احتساب کیا۔ یہ ایک اچھا عمل ہے۔ اگر بینظیر بھٹو یا آصف زرداری اس میں ملوث ہیں تو ان کو بالکل سزا ملنی چاہیئے۔ لیکن کیا یہیں تک کافی ہے۔ کیا اس احتساب کے دائرہ میں نواز شریف صاحب نہیں آتے؟ یا یہ جو بڑی بڑی کمپنیاں ہیں جو پاکستان کو اس وقت total and complete privatization کی طرف لے جا رہی ہیں اور نیشنل structure کو پاکستان کی توڑ پھوڑ کا شکار کر رہی ہیں۔ کیا وہ لوگ اس احتساب کے عمل میں نہیں آئیں گے؟ کیا وہ لوگ جو آئیندہ کے لئے کوئی اقتصادی ماسٹر پلان نہیں دے رہے ہیں پاکستان کے لئے۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ آپ ایک کراچی کی پورٹ پر تکیہ کر رہے ہیں اور متبادل گوادر پورٹ آپ نہیں دے رہے ہیں۔ کیا آپ خود اس عمل سے پاکستان کی اقتصادیات کو دھیرے دھیرے گہری کھائی میں یا دلدل میں دھنسنے کی طرف نہیں لے جا رہے ہیں؟ کیا یہ بات قابل گرفت نہیں ہے؟

اس کے علاوہ قائد اعظم کے پاکستان کو دو لخت کیا گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ "ادھر تم ادھر ہم" لیکن میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ کس کی آرمی بنگلہ دیش میں لڑ رہی تھی، ان کا تعلق کن ضلعوں سے تھا؟ کیا آرمی میں بلوچستان کے لوگوں کا حق نہیں ہے؟ کیا آرمی میں سندھ کے لوگوں کا حق نہیں ہے۔ کیا آرمی میں پختونوں کا حق نہیں ہے؟ آرمی اگر پاکستان کی آرمی ہے تو اس میں ہمیں بھی برابر حصہ ملنا چاہیئے۔ قائد اعظم کے اس قول کے مطابق جو autonomous units تھے وہ تو رہے ہی نہیں، ون یونٹ قائم کیا گیا تھا۔ ون یونٹ قائم کرنے والوں کے خلاف آج تک احتساب نہیں ہوا۔ کیا ان کو قابل گرفت قرار دیا گیا ہے۔ کیا ان کو کسی عدالت کے دروازے کے سامنے لایا گیا ہے؟ ضیاء الحق سب سے بڑا ملٹری ڈکٹیٹر تھا جس نے 90 دن کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا اور گیارہ سال اس نے گورنمنٹ کی۔ کیا اس گیارہ سالہ گورنمنٹ جس نے اسلامائزیشن کے نام پر یہاں پر ملٹری ڈکٹیٹرشپ قائم کی

تھی، جس نے اسلام کے بنیادی فلسفے کو روند کر ایسے قوانین لاگو کئے تھے جن سے اسلام کے بنیادی فلسفے کی خلاف ورزی ہوتی ہے، کیا اس کا احتساب ہوا اور یہ کہا جاتا ہے کہ چند اس نے ایسے کام کئے ہیں کہ اگر 99% اس نے برے کام کئے ہیں تو وہ ایک فیصد برے کاموں کو چھپانے کے لئے کافی ہیں۔ کسی نے یہاں پر کہا تھا کہ اس نے سینٹ کے لئے کچھ کیا وہ 99% اس کے برے کاموں کو چھپانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ ضیاء الحق جس نے یہاں جمہوری اداروں کو، پاکستان کے اندر جو سٹیٹ کے organs ہیں ان کو تباہ کیا۔ پاکستان کو افغانستان میں bleeding wound کی شکل کی ایک ایسی لڑائی میں پھنسا دیا ہے جس نے پاکستان کو الجھا کر رکھ دیا ہے، کیا اس کے خلاف کوئی آج تک احتساب ہوا ہے۔ ضیاء الحق تو چلے گئے لیکن ان کے کارندے اور ان کے اردگرد کام کرنے والے آج بھی کہیں نہ کہیں اپنے اعلیٰ اختیارات رکھتے ہیں۔ آج میں سچی بات اس لئے کہہ رہا ہوں، ممکن ہے بعض لوگوں کو کڑوی لگے لیکن میں تاریخی ریکارڈ کے طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ ضیاء الحق کے پیریڈ کو اگر دیکھا جائے تو میں کہتا ہوں کہ *** جس نے اتنے اقدامات کئے ہیں۔ اس نے کلچرل کو پنپنے نہیں دیا ہے لیکن یہی حکمران اس کے دن کو مناتے ہیں اور اس پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ کیا وہ لوگ اس احتساب کے قابل نہیں ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ اس کو ختم کرلیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: انہوں نے *** کا لفظ استعمال کیا ہے اس کو حذف کیا جائے۔

جناب چیئرمین: کونسا لفظ جی۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: انہوں نے کہا ہے کہ *** یہ کہاں کا مسئلہ ہے کونسا مسئلہ ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ: بھئی میں پولیٹیکل sense میں کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: out of respect اس کو expunge کیا جاتا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ: میں پولیٹیکل sense میں کہہ رہا ہوں۔

***** بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا

جناب چیئرمین ، کیونکہ قبر کو تو پھانسی نہیں دی جا سکتی۔

جناب حبیب جالب بلوچ ، میں تو پولیٹیکل sense میں کہہ رہا ہوں۔

Mr. Chairman : So, in the political sense it is expunged.

جناب حبیب جالب بلوچ ، اس کے علاوہ موجودہ دور میں جو فیڈریشن کو نقصان پہنچانے کے لئے مختلف اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ نے تو بہت سارے ایشوز کو raise کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے کسی اور مناسب وقت پر تقریر کر لیجیئے گا۔ یہ جو افغانستان اور ۔۔

جناب حبیب جالب بلوچ ، آخر میں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ احتساب کا عمل بہت اچھا ہے۔ اس کو جاری رہنا چاہیئے۔ احتساب تمام historical perspective میں اس کو دیکھتے ہوئے پچاس سالہ تاریخ میں جس نے جو کچھ کیا ، جو کچھ کر رہا ہے اور جو کچھ کرنے والے ہیں یہ تمام چیزوں کا احاطہ کرے تو انصاف کا جھنڈا لہراتا رہے گا ورنہ دھندلا نظر آئے گا۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین ، شکریہ جی۔ جی جناب اعتراز صاحب۔ پلیز۔

چوہدری اعتراز احسن ، جناب چیئرمین، آٹھ بجنے والے ہیں اور میرا خیال ہے کل پر معاملہ جائے گا چونکہ یہاں ابھی ہماری جانب سے بہت سے ایسے ممبران ہیں جنہوں نے گفتگو کرنی ہے، ڈاکٹر صاحب بھی ہیں، شیخ صاحب بھی ہیں، خدائے نور صاحب بھی ہیں اور پیچھے ہمارے بہت سارے دوست ہیں۔ شاید میری باری کل بھی نہ آئے، میں صرف ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں چونکہ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ معاملہ شروع ہی اس سے ہوا اور میں نے خاموشی سے سن لیا ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ جناب وزیر قانون کے کیا میں اعصاب پر سوار ہوں؟ میں ان کی کوئی obsession ہوں۔ بات کہیں کی ہوتی ہے اور وہ گھر سے چلتے ہیں فوٹو کاپیاں کرا کر میرے بیانات کی۔ مجھے اس pathological obsession کی سمجھ نہیں آئی۔ اگر مشاہد حسین صاحب obsessed ہوں مجھ سے، ہم پرانے دوست ہیں تو شاید مجھے اتنی تشویش نہ ہو۔ جب خالد انور صاحب کی obsession آتی ہے تو ان کے mannerisms ان کی چال ڈھال سے میں ذرا ڈر جاتا ہوں جناب اور میرا وہ محکمہ نہیں ہے۔ جناب ایک فلم ہے "ڈر" بنی تھی۔ اس میں obsession کا ایک scene ہے۔ اس میں ایک villain ہے وہ ایک خاتون کے بارے میں obsessed ہے۔

جناب چیئرمین: یہ ہندوستانی فلم ہے یا پاکستانی ہے؟

چوہدری اعتزاز احسن: یہ ہندوستانی فلم ہے جناب۔ اس میں وہ کرتا ہے "ٹک ٹک ٹک ٹک "---- مجھے ڈر لگتا ہے کہ ایسا کرتے کرتے وہ میرے پیچھے نہ چل پڑیں اسی طرح۔ میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں، جناب خالد انور صاحب، آپ گھر سے لیتے میں میرے پورے بیانات ڈال کر نہ لایا کریں۔ ایسے بیانات جو attribute ہوتے ہیں، آپ خود deny کر رہے ہیں۔ میں اس کے بارے میں اس لئے کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ ان کا جو قبیلہ منحرف ہے، ان میں بہت سے ایسے لوگ ہیں، حرف انکار جن کی قسمت بنا ہوا ہے۔ ہماری جانب حرف انکار اتنی آسانی سے ہماری قسمت نہیں بنا۔ پھانسیاں چڑھ گئے ہمارے لیڈر لیکن انہوں نے اس سے انحراف نہیں کیا، اگر کوئی الزام لگ گیا، کوئی بات attribute ہو گئی۔ میں ان کی طرح کا نہیں ہوں کہ "اوصاف" میں چھپی ہوئی بات سے ایک دم بھاگتا پھروں اور فرار اختیار کروں۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ ان کی سرشت، جس سے میں ڈرتا ہوں، جس سے میں بھاگتا ہوں اور صرف ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بھائی صاحب آپ کا میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ نہ کرے ہو اور نہ ہی میں چاہتا ہوں۔ مجھے آپ معاف ہی رکھیئے لیکن اگر میں اتنا ہی آپ کے لئے pathologically obsession بن گیا ہوں تو آپ بات ایسی کریں جس میں کوئی وزن ہو۔ صرف الزام تراشی کی ضرورت نہیں۔ آپ logic سے بات کریں۔ استدلال سے بات کریں۔ دلیل کچھ بھی دی جہانگیر بدر صاحب نے، آپ کسی اور طرف چلے گئے۔ میں صرف اتنی وضاحت عرض کرنا چاہتا تھا۔

Mr. Chairman: Before I adjourn, there are two communications which I have to bring to the notice of this House. I was informed on the 17th of April,1999 by the Superintendent of Police Nawab Shah that Senator Ghulam Qadir Chandio had been arrested on various offences and subsequently I was informed again that he has been released on bail and it gives us great pleasure that he is present in amidst today. The second communication was received by me from the Lahore High Court, Lahore informing me that Senator Asif Ali Zardari had been convicted of under section 3(1) (a), 3(1) (b) and Section 4 (2) of the Ehtesab Act, 1997 and given sentence which everyone knows.

تو یہ دو چیزیں میں آپ کو بتانا چاہتا تھا۔

چوہدری اعتزاز احسن: معاف کیجئے جناب چیئرمین! ایک اور آپ کو عرض کرنی ہے۔ چونکہ آج اس ہاؤس کا سیشن ہونا تھا۔ اسی طرح ہی آپ کو ایک اور request or information آئی تھی۔ میں بڑے دکھ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں record پر کہ آپ نے اس کو ایک دم ہی آگے بھیج دیا۔ کاش آپ وہ بھی کچھ دیر کے لئے اپنے پاس محفوظ رکھتے۔

جناب چیئرمین: میں رکھ کر کیا کرتا۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب میں آپ کو ایک عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ اس پر میں کل اپنی گزارشات میں ضرور عرض کروں گا۔ آپ بہت کچھ کر سکتے تھے۔ آپ اسے اپنے پاس روکے رکھتے۔ آپ ڈاکیئے نہیں ہیں کہ ادھر سے خط آیا اور ادھر پہنچا دیا۔ آپ پاکستان کی سینٹ کے چیئرمین ہیں۔ آپ کا ایک Constitutional function ہے۔ ان رولز میں بھی آپ کا اس طرح کا رول نہیں دیا ہوا ڈاک کا۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں کرتا کیا اس کو۔

چوہدری اعتزاز احسن: ہماری نگاہ میں آپ کی عزت و وقار اور بڑھتا۔ آپ کا قد اور بڑھتا اگر آپ اس کو کچھ دن، دو دن آپ اسے اپنی دراز میں ہی رکھ لیتے۔ یہ سوچتے رہتے کہ آپ نے کیا کرنا ہے۔ اخبار والے بھی قیاس کرتے رہتے کہ آپ نے کیا کرنا ہے لیکن آپ نے اس طرح اس کو آگے پھینکا جس طرح آپ کے ہاتھ میں کوئی hot brick انہوں نے، میاں نواز شریف نے پھینک دی ہے اور آپ نے ایک دم آگے بھیجنی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ عدالت کا فیصلہ تھا۔ میرے پاس کوئی اختیار نہیں تھا روکنے کا so any how۔

چوہدری اعتزاز احسن: اختیار تھا۔ آپ ہمیں نوٹس دیتے۔ آپ ہم سے پوچھتے۔ ہم آپ کو ضرور وضاحت کرتے آپ کے اختیارات کی۔

Mr. Chairman: So the House is adjourned to meet again tomorrow at 5.00p.m.

[The House was then adjourned to meet again at five of the clock in the evening, on Thursday, April 22, 1999]